

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو سینتالیس

امریکی سیاست کو تشکیل دینے میں مذہبی تحریکوں کا کردار: پیٹ رابرٹسن سے کرسچن کولیشن تک

Jeff Pippenger

2024-03-20

ہم نے گزشتہ مضمون کو درج ذیل پیراگراف پر ختم کیا:

"ارواح پرستی کے ذریعے ظاہر ہونے والی معجزہ آفرین قوت اُن لوگوں کے خلاف اپنا اثر ڈالے گی جو انسانوں کے بجائے خدا کی اطاعت کو اختیار کرتے ہیں۔ ارواح کی جانب سے آنے والے پیغامات یہ اعلان کریں گے کہ خدا نے انہیں بھیجا ہے تاکہ اتوار کے منکرین کو اُن کی خطا پر قائل کریں، اور یہ زور دیں گے کہ ملک کے قوانین کی اطاعت خدا کے قانون کی مانند کی جانی چاہیے۔ وہ دنیا کی بڑی بدکاری پر افسوس کریں گے اور مذہبی معلمین کی اس گواہی کی تائید کریں گے کہ اخلاقیات کی پست حالت کا سبب اتوار کی بے حرمتی ہے۔ جو بھی اُن کی گواہی قبول کرنے سے انکار کریں گے اُن کے خلاف سخت غیظ و غضب بھڑکایا جائے گا۔" The Great Controversy, 589, 590.

"مذہبی علما کی یہ گواہی کہ اخلاقی حالت کی پستی اتوار کی بے حرمتی کے باعث ہے،" ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سورج پرستی کے نفاذ تک لے جانے والی تاریخ کا ایک نشان راہ ہے۔ پیٹ رابرٹسن، امریکی ٹیلی ویژن مبلغ اور کرسچن براڈکاسٹنگ نیٹ ورک (سی بی این) اور کرسچن کولیشن کے بانی، نے 1988 میں ریپبلکن پرائمری انتخابات میں صدر ریاست ہائے متحدہ کے لیے انتخاب لڑا۔ رابرٹسن کی انتخابی مہم کا محور قدامت پسند مسیحی ووٹروں کو متحرک کرنا اور اُن سماجی و اخلاقی مسائل کی وکالت کرنا تھا جو اس کے انجیلی عقائد سے ہم آہنگ تھے۔ 1989 میں وقتِ انجام پر، آخری اٹھ صدور میں سے پہلے کی تاریخ میں، کرسچن کولیشن کے قائد اور بانی نے صدارت کے لیے انتخاب لڑا۔ ریگن کی صدارتی تاریخ، آخری ریپبلکن صدر کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے۔

خدا کے فیصلے عن قریب وہ ماحول پیدا کرنے والے ہیں جو The Great Controversy کے پچھلے اقتباس کی تکمیل کرتا ہے، اور جو Christian Coalition کے کام کے متوازی ہے۔ Christian Coalition اس لیے وجود میں آئی کہ وہ اخلاقی اور سماجی مسائل کا سامنا کرے جن کے بارے میں سسٹر وائٹ نے نشاندہی کی ہے کہ حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے والے انہیں حل نہیں کر سکتے۔ ریگن کے عہد کی تاریخ میں Christian Coalition ایک ایسی مشابہ تحریک کی نمائندگی کرتی ہے جو بہت قریب مستقبل میں نمودار ہونے والی ہے۔ نبوتی طور پر Christian Coalition کی تمثیل National Reform Movement تھی، جو 1880ء اور 1890ء کی دہائیوں میں Blair Bills سے منسلک اتوار کے قانون کے بحران کے دوران سامنے آئی تھی۔ National Reform Movement سن 1888ء میں قائم ہوئی، اور سسٹر وائٹ نے اپنی تحریروں میں اس تحریک کو خاص طور پر مخاطب کیا۔

خدا کے لوگوں کو ایک عظیم بحران درپیش ہے۔ دنیا کو بھی ایک بحران درپیش ہے۔ تمام زمانوں کی سب سے فیصلہ کن کشمکش بالکل ہمارے سامنے ہے۔ وہ واقعات جنہیں ہم چالیس برس سے زیادہ عرصے سے کلام نبوت کے اختیار پر قریب الوقوع قرار دیتے آئے ہیں، اب ہماری آنکھوں کے سامنے پیش آ رہے ہیں۔ پہلے ہی ضمیر کی آزادی کو محدود کرنے والی آئین میں ترمیم کا سوال قوم کے قانون سازوں کے سامنے زور دے کر پیش کیا جا چکا ہے۔ اتوار کی پابندی کو نافذ کرانے کا مسئلہ قومی دلچسپی اور اہمیت کا موضوع بن چکا ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس تحریک کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مگر کیا ہم اس صورتِ حال کے لیے تیار ہیں؟ کیا ہم نے ایمانداری سے وہ فرض ادا کیا ہے جو خدا نے ہمیں سونپا ہے کہ لوگوں کو اُن کے سامنے موجود خطرے سے خبردار کریں؟

اتوار کی پابندی کے نفاذ کی اس تحریک میں شامل لوگوں میں بھی بہت سے ایسے ہیں جو اس اقدام کے بعد سامنے آنے والے نتائج سے اندھے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ براہ راست مذہبی آزادی کے خلاف ضرب لگا رہے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے کبھی بائبل کے سبت کے دعووں کو اور اس جھوٹی بنیاد کو سمجھا ہی نہیں جس پر اتوار کا ادارہ قائم ہے۔ مذہبی قانون سازی کے حق میں کوئی بھی تحریک دراصل پاپائیت کو رعایت دینے کا عمل ہے، جو بہت سی صدیوں تک آزادی ضمیر کے خلاف مسلسل جنگ کرتی رہی ہے۔ اتوار کی پابندی، ایک نام نہاد مسیحی ادارے کی حیثیت سے، اپنے وجود کی مرہون منت "راز بدکاری" کی ہے؛ اور اس کا نفاذ ان اصولوں کی عملاً توثیق ہوگا جو رومیت کے عین سنگ بنیاد ہیں۔ جب ہماری قوم اپنی حکومت کے اصولوں سے اس حد تک دستبردار ہو جائے کہ اتوار کا قانون نافذ کرے، تو پروٹسٹنٹ ازم اس عمل میں پاپائیت کے ساتھ ہاتھ ملا لے گا؛ یہ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ اس جبر و استبداد کو زندگی دی جائے جو مدت سے بڑے اشتیاق کے ساتھ اس موقع کی گھات میں تھا کہ فعال آمریت کی صورت میں پھر سے لپک پڑے۔

نیشنل ریفارم تحریک، مذہبی قانون سازی کی طاقت استعمال کرتے ہوئے، جب پوری طرح ترقی کر لے گی تو وہی عدم برداشت اور ظلم ظاہر کرے گی جو گزشتہ زمانوں میں غالب رہے ہیں۔ تب انسانی کونسلوں نے خدائی اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے، اور اپنی جابرانہ طاقت کے زیر اثر آزادی ضمیر کو کچل دیا؛ اور ان کے احکام کی مخالفت کرنے والوں کے لیے قید، جلاوطنی اور موت مقدر بنے۔ اگر پاپائیت یا اس کے اصول دوبارہ قانون سازی کے ذریعے اقتدار میں لائے گئے، تو مقبول غلطیوں کے احترام میں اپنے ضمیر اور سچائی کی قربانی نہ دینے والوں کے خلاف ظلم و ستم کی آگ پھر بھڑکا دی جائے گی۔ یہ برائی عمل پذیر ہونے کے قریب ہے۔

جب خدا نے ہمیں ایسی روشنی عطا کی ہے جو ہمارے آگے موجود خطرات کو دکھاتی ہے، تو اگر ہم اسے لوگوں کے سامنے لانے کے لیے اپنی بساط بھر پر ممکن کوشش کرنے میں کوتاہی کریں تو ہم اس کی نظر میں کیسے بری الذمہ ٹھہر سکتے ہیں؟ کیا ہم اس پر مطمئن رہ سکتے ہیں کہ انہیں اس انتہائی سنگین معاملے کا سامنا بغیر کسی تنبیہ کے کرنے کے لیے چھوڑ دیں؟

ہمارے سامنے ایک جاری جدوجہد کا امکان ہے، جس میں قید، املاک کے نقصان، اور حتیٰ کہ جان کے خطرے تک کا سامنا ہو سکتا ہے، خدا کے اس قانون کے دفاع کے لیے جیسے انسانوں کے قوانین نے کالعدم کر دیا ہے۔ ایسی صورت حال میں دنیوی مصلحت امن و ہم آہنگی کی خاطر ہمیں ظاہری طور پر ملک کے قوانین کی اطاعت پر آمادہ کرے گی۔ اور کچھ لوگ تو اس روش کی حمایت کتاب مقدس سے بھی کریں گے: 'ہر شخص بالادست حکام کے تابع رہے.... جو حکمران قوتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر کی گئی ہیں'۔

"لیکن گزشتہ زمانوں میں خدا کے خادموں کی روش کیا رہی ہے؟ جب شاگردوں نے اُس کے جی اُٹھنے کے بعد مسیح اور اُس کے مصلوب ہونے کی منادی کی، تو حکام نے انہیں حکم دیا کہ وہ اُتدہ نہ بولیں اور نہ یسوع کے نام میں تعلیم دیں۔ 'مگر پطرس اور یوحنا نے جواب دیا اور اُن سے کہا، خدا کے نزدیک یہ زیادہ درست ہے کہ ہم تمہاری بات مانیں یا خدا کی؟ تم ہی فیصلہ کرو۔ کیونکہ ہم اُن باتوں کے سوا جنہیں ہم نے دیکھا اور سنا ہے، بول نہیں سکتے۔' وہ مسیح کے وسیلے نجات کی خوشخبری سناتے رہے، اور خدا کی قدرت نے اس پیغام کی گواہی دی۔" شہادتیں، جلد 5، 711-713۔

خدا کی عدالتیں عنقریب ریاست ہائے متحدہ کے سماجی، معاشی اور مذہبی دائرے میں ایسا ماحول پیدا کرنے والی ہیں جو مذہبی رہنماؤں کے لیے عوامی اخلاقیات کے احیا کی پکار شروع کرنے کا جواز فراہم کرے گا، جیسا کہ 1880 اور 1890 کی دہائیوں میں مثال کے طور پر دیکھا گیا تھا، اور پھر اس صدر کی تاریخ میں بھی جس نے 1989 میں وقت اختتام کی نشاندہی کی تھی۔ "خدا کے لوگوں کو ایک عظیم بحران درپیش ہے۔ دنیا کو بھی ایک بحران درپیش ہے۔" سیسٹر وائٹ دو سوال پوچھتی ہیں، "جب خدا نے ہمیں وہ روشنی دی ہے جو ہمارے سامنے موجود خطرات کو ظاہر کرتی ہے، تو اگر ہم یہ بات لوگوں کے

سامنے لانے کے لیے اپنی پوری طاقت کے مطابق ہر ممکن کوشش کرنے میں کوتاہی کریں، تو ہم اس کی نظر میں بری الذمہ کیسے ٹھہر سکتے ہیں؟ کیا ہم اس پر مطمئن رہ سکتے ہیں کہ انہیں اس نہایت سنگین معاملے کا سامنا بغیر خبردار کیے کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے؟"

یئوک رگا روا، اے ہر ینشور یس نوک یلاو یناھکدوک تارطخ ےک ینم اس یرامہ رپ تاب ساوک سوگول ینپا ادخ الاو ینرک تبحم کی اوت، وہ ینشور ینہن شپ ماغی پ ینہی بنت ینوہنا ھک ےات کس ارہٹ ھد باوج ےسی کاکیا، سچ ین نیماضم نا، یراق مرتحم؟ وہ ینہن ان س یھبک ماغی پ ھو ینوہنا ھک بچ ینئاج ےئارہٹ ھد باوج پآ ینم یراب ےک سا، اے یئگ یگ یگ دن ئامن یکنشور ےگ۔

ڈیموکریٹ ڈریگن کی قوت، ریپبلکن جھوٹے نبی کی قوت، پاپائی قوت، اسلام اور لاودکیائی ایڈونٹسٹ کلیسیا، نیز ان مضامین میں حرفی اسرائیل کی خصوصیات کی مخصوص توضیحات اہل اقتدار کے نزدیک نفرت انگیز تقریر قرار دی جائیں گی، لیکن وہ خدا کے کلام کا پیغام ہیں جو سطر پر سطر کے طریقہ کار سے ثابت کیا گیا ہے، اور وہ سطور پکار رہی ہیں کہ خدا کے فیصلے عنقریب بڑھیں گے اور اپنے تواتر میں مزید تیزی اور شدت اختیار کریں گے۔

نبوی اعتبار سے، 1989 میں اختتام زمانہ سے عین پہلے کی تاریخ میں یکجا ہونے والی 'کرسچین کوالیشن' کی تطبیق محض اٹھارہ سو اسی اور اٹھارہ سو نوے کی دہائیوں کے موازنے سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ سیسٹر وانٹ کے اس اقتباس میں جس کا ہم نے ابھی حوالہ دیا، وہ ارواح پرستی کو ان دو طریقوں میں سے ایک قرار دیتی ہیں جن کے وسیلے شیطان دنیا کو اسیر بناتا ہے، اور پھر وہ ان معجزات کا بھی ذکر کرتی ہیں جو وہ (شیطان) انجام دے گا۔

سنہ 1988 کے انتخابات کے بعد، یعنی کرسچن کوئلیشن کی آمد کے بعد، اژدہا کی قلمرو، حیوان کی قلمرو اور جھوٹے نبی کی قلمرو میں شیطانی معجزات کا غیر معمولی ظہور ہوا۔ ان ظواہر کی صحیح تطبیق اور ترتیب نہایت اہم ہے، کیونکہ یہ امریکہ میں عنقریب نافذ ہونے والے اتوار کے قانون کے بعد شیطان کے مسیح کا روپ دھار کر آنے کے ظہور کی پیشگی نظیر ہیں۔

کیتھولک مذہب کے دائرے میں، 1990 کی دہائی میں دنیا نے دیکھا کہ نام نہاد کنواری مریم کی تجلیات ظاہر ہوئیں، اور ان کے ساتھ ایسے معجزات بیان کیے گئے جیسے مقدسین کے مجسموں سے خون بہنا، آسمان میں ظہور کے معجزے، بے بادل آسمان سے پھولوں کی پتیاں برسنا، اور دیگر بے ہودہ شیطانی کرشمے۔ ان دنوں دنیا بھر سے ہزاروں لوگ زیارتوں کے لیے نکل پڑے، اور ان واقعات کے ذریعے پیدا کیے گئے فریب میں عوام کھنچتے چلے گئے۔ ان کے بارے میں کتابیں لکھی گئیں، صحافیوں نے تحقیقات کیں، اور ٹائم اور نیوزویک جیسے رسائل نے انہیں اپنے اپنے سرورق پر نمایاں کیا۔

اژدہا کی قلمرو میں ہندوستان کے ہندو مجسموں نے شیطانی معجزات کا ظہور اس طرح کیا کہ جب مشروبات کی نذریں—چمچوں یا گلاسوں میں—ان مجسموں کے منہ پر رکھ دی جاتیں تو وہ انہیں پی لیتے تھے۔ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں شروع ہونے والا یہ ظاہرہ مصر کے مینڈکوں کی مانند پورے ملک میں پھیل گیا۔ بی بی سی ٹیلی وژن نیوز نے اس ظاہرہ پر ایک تبصرہ نشر کیا، اور آخر میں ٹیلی وژن پر بی بی سی کے نامہ نگار نے یہ سوال اٹھایا: "مجھے حیرت ہے کہ کیا ہوگا اگر ہم کل لندن میوزیم جائیں اور ہندو مجسموں میں سے کسی ایک کو دودھ کا ایک گلاس پیش کریں؟" اگلے دن کی شام کی خبروں میں اسی نامہ نگار کو لندن میوزیم میں دکھایا گیا، اور جب کیمرے چل رہے تھے تو اس نے ایک بڑے ہندو مجسمے کو دودھ کا گلاس پیش کیا۔ جونہی گلاس مجسمے کے لبوں سے لگا، دودھ فوراً مجسمے نے چوس لیا۔

مقامی امریکیوں کی پیشگوئیوں کی روحانیت کے دائرے میں، سفید بھینس جسے "میرکل" کے نام سے جانا جاتا ہے، 20 اگست 1994 کو وسکونسن کے قریب جینسویل کے نزدیک ڈیو اور ویلری ہائیڈر کے فارم پر پیدا ہوئی۔ میرکل کی کھال سفید تھی، اور اس کی پیدائش کو بعض لوگوں نے ایک مقامی امریکی پیشگوئی کی تکمیل سمجھا۔ مختلف مقامی امریکی روایات میں، سفید بھینس کی پیدائش کو ایک مقدس اور اہم واقعہ سمجھا جاتا ہے، جو اتحاد، امن، اور روحانی تجدید کی علامت ہے۔ میرکل نے وسیع پیمانے پر توجہ حاصل کی اور بہت سے لوگوں کے لیے امید اور روحانی اہمیت کی علامت بن گئی۔ سفید بھینس کی پیشگوئی کا سلسلہ پیچھے تک جا ملتا ہے اور یہ براہ راست مقامی امریکیوں کے روحانی مذہب کے مقدس ترین تیرک سے منسلک ہے، کیونکہ سفید بھینس کی ابتدائی کہانی ہی میں "pipe" کو ثقافت میں متعارف کرایا گیا تھا۔

1994 میں، ارتداد یافتہ پروٹسٹنٹ کے جھوٹے نبی کی قلمرو میں، "ہولی لافٹر" کی تحریک، جسے "ٹورنٹو بلیسنگ" بھی کہا جاتا ہے، جنوری 1994 میں کینیڈا کے صوبہ اونٹاریو کے شہر ٹورنٹو میں ٹورنٹو ایئرپورٹ وائن یارڈ چرچ (جسے اب کیچ دی فائر ٹورنٹو کہا جاتا ہے) میں شروع ہوئی۔ یہ پادری جان اور کیرول آرنائٹ کی زیر قیادت احیائی اجتماعات کے سلسلے کے دوران تھا کہ بے قابو ہنسی کا ظہور، نیز دیگر مظاہر مثلاً لرزنا، رونا، اور گر پڑنا، یا جانوروں کی نقل اتارنا اور جانوروں کی آوازیں نکالنا (جسے عموماً "روح میں گر پڑنا" یا "خداوند میں مست ہونا" کہا جاتا ہے)، حاضرین جماعت میں رونما ہونے لگا۔

ہنسی اور دیگر مظاہر کو شرکاء نے روح القدس کی حضوری اور کارفرمائی سے منسوب کیا، چنانچہ اس مظہر کی توصیف کے لیے "مقدس ہنسی" کی اصطلاح رائج ہوئی۔ ٹورنٹو ایئرپورٹ وائن یارڈ چرچ میں احیائی اجتماعات نے دنیا بھر کی توجہ اور زائرین کو اپنی جانب متوجہ کیا، اور اس کے نتیجے میں یہ تحریک دیگر کلیسیاؤں اور برادریوں تک پھیل گئی۔ لوگ دنیا بھر سے اس ہنسی کا تجربہ کرنے آئے، اور جب وہ واپس جا کر اپنی مقامی کلیسیاؤں میں پہنچے، تو ان کلیسیاؤں میں بھی اکثر وہی شیطانی مظاہر ظاہر ہونے لگے۔

پیٹ رابرٹسن نے 1960 میں کرسچن براڈکاسٹنگ نیٹ ورک (سی بی این) کی بنیاد رکھی۔ سی بی این مسیحی پروگرامنگ کے لیے وقف ابتدائی ٹیلی وژن نیٹ ورکس میں سے ایک تھا، اور اس نے ریاستہائے متحدہ میں مسیحی نشریاتی صنعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ سالوں کے دوران، سی بی این نے ٹیلی وژن، ریڈیو اور ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے اپنی رسائی اور اثر و رسوخ کو وسعت دی ہے، اور دنیا کی سب سے بڑی مسیحی میڈیا تنظیموں میں سے ایک بن گیا ہے۔

1988 میں اس نے کرسچن کولیشن کی بنیاد رکھی اور امریکہ کی صدارت کے لیے انتخاب لڑا۔ اس کے عقائد کی جڑیں نیشنل ریفارم موومنٹ اور لارڈز ڈے الائنس تک جاتی ہیں۔ یہ دونوں تنظیمیں 1888 میں قائم ہوئیں اور مسیحی اصولوں پر مبنی مختلف سماجی اصلاحات کی وکالت کیں، جن میں شراب پر پابندی، خواتین کے حق رائے دہی، اور سبت (اتوار) کو آرام اور عبادت کے دن کے طور پر منانا شامل تھا۔ یہ تحریک انجیلی پروٹسٹنٹ ازم سے متاثر تھی اور بائبل اصولوں کی رہنمائی میں ایک "مسیحی قوم" قائم کرنا چاہتی تھی۔ رابرٹسن نیشنل ریفارم موومنٹ اور لارڈز ڈے الائنس، دونوں ہی کی طرح انہی اصولوں کی نمائندگی کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اس نے ریجنٹ یونیورسٹی بھی قائم کی۔

پیٹ رابرٹسن نے 1977 میں ریجنٹ یونیورسٹی قائم کی، کیتھولک عقیدے کے مطابق جس کی ولیم ملر نے نہایت دلیری سے مخالفت کی۔ کیتھولکیت اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم ایک شیطانی بائبل طریقہ کار اختیار کرتے ہیں جو، دیگر غیر مقدس ثمرات کے علاوہ، یہ عقیدہ پیدا کرتا ہے کہ يسوع کے حقیقتاً واپس آنے سے پہلے امن کے ہزار سال ہوں گے۔ رابرٹسن کا یقین ہے کہ ان کی یونیورسٹی مردوں اور

عورتوں کو اس لیے تربیت دیتی ہے کہ وہ ایسے لوگ بنیں جو بائبل ہزارہ کے دوران مسیح کی ہزار سالہ حکومت چلائیں گے۔ لفظ "ریجنٹ" کا مطلب ہے: وہ شخص جو کسی حکمران یا بادشاہ کے لیے بطور نمائندہ یا نائب کام کرے، جب وہ حکمران ملک سے باہر ہو۔

1989 میں "وقت انجام" سے پہلے، کم از کم 1960 سے، اُن تنظیموں کے عصری ہم نظیر ادارے، جو 1888 میں اتوار کی قانون سازی کے لیے کوشاں تھے، تاریخ کے افق پر نمایاں ہو چکے تھے۔ 1989 کے بعد، شیطانی مظاہر نے اڑدہا، حیوان اور جھوٹے نبی کے مذہبی دائرے کے تینوں عناصر کو ہلا ڈالا۔ یسوع ہمیشہ کسی امر کے انجام کی تعیین اُس کے آغاز کے ساتھ کرتا ہے، اور 1989، جو دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس میں "وقت انجام" کہلاتا ہے، ایک نبوی مدت کا آغاز کرتا ہے جو آیت اکتالیس کے قریب الوقوع اتوار کے قانون پر ختم ہوتی ہے۔ جب وہ اتوار کا قانون آئے گا، تو شیطان مسیح کا روپ اختیار کر کے ظاہر ہوگا، اور معجزات اور شفاؤں کے ساتھ اُس کے فریب کا شاہکار اقدام شروع ہوگا۔

وہ تاریخ جو اس نبوی دور کا آغاز کرتی ہے، ایک منحرف پروٹسٹنٹ تحریک کے کام کی نشاندہی کرتی ہے جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے، جس کی نمائندگی 1989 نے کی، جو اس دور کا آغاز تھا۔ 1989 میں 'اپنی پردے' کی 'دیوار' گر گئی، اور اس دور کے اختتام پر 'چرچ اور ریاست کی علیحدگی کی دیوار' گر جاتی ہے۔ اس دور کی ابتدا اٹھ آخری صدور میں سے پہلے دو صدور کی نشاندہی کرتی ہے۔ ابتدا اس بات کی علامت ہے کہ پاپائیت نے سوویت یونین میں اپنے دشمن، الحاد، پر قابو پا لیا، اور انجام اس بات کی علامت ہے کہ پاپائیت نے امریکہ میں اپنے دشمن، پروٹسٹنٹ ازم، پر قابو پا لیا۔ ابتدا ان اٹھ صدور میں سے پہلے صدر (ایک ریپبلکن) کی نشاندہی کرتی ہے جو بائبل کی نبوت کے ضد مسیح کے ساتھ ہاتھ ملا رہا ہے، اور انجام ان اٹھ میں سے آخری صدر کے بائبل کی نبوت کے ضد مسیح کے ساتھ ہاتھ ملانے کو نشان زد کرتا ہے۔ اس پہلے صدر کو دیوار گرانے کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے، اور آخری وہ صدر ہے جو دیوار تعمیر کرے گا۔

جدید قومی اصلاحی تحریک کی ابتدا سن 1960 میں ہوئی، اور یہ سلسلہ 1989 کے "وقت انجام" تک جا پہنچا۔ انتخابات کے بعد شیطانی معجزات شروع ہو گئے۔ اتوار کے قانون سے پہلے، قومی مصلحین کی آخری ظہور پذیری ایک بار پھر اپنا سیاسی سر بلند کرے گی۔ اتوار کے قانون کے وقت، شیطان کی حیرت انگیز کارگزاری کا وقت آ پہنچے گا۔ اتوار کے قانون سے پیشتر، نبوی ضرورت کے مطابق، لازماً ایسی قضائیں واقع ہوں گی جو نہ صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ کی قومی خوشحالی کو سلب کریں گی، بلکہ نبوی ضرورت کے تحت وہ قضائیں اس قدر سخت اور ہیبت ناک ہوں گی کہ ایسی منطق قائم ہو جائے جو حتمی قومی اصلاحی تحریک کے وابستگان—یعنی مسیحی قوم پرستوں—کو ان قضائوں کی وجہ اُن شہریوں کو قرار دینے کے قابل بنائے جو اس دن کی بے حرمتی کر رہے ہیں جیسے وہ "خداوند کا دن" کہتے ہیں۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اگر ہمارے لوگ اسی بے دلی کے رویے کو جاری رکھیں جس میں وہ رہے ہیں، تو خدا اُن پر اپنی روح نہیں اُنڈیل سکتا۔ وہ اس کے ساتھ تعاون کے لیے تیار نہیں ہیں۔ وہ صورتِ حال سے آگاہ نہیں ہیں اور لاحق خطرے کا ادراک نہیں رکھتے۔ انہیں اب، جیسے پہلے کبھی نہیں، چوکسی اور مشترکہ اقدام کی ضرورت کا احساس ہونا چاہیے۔

تیسرے فرشتے کے خاص کام کی اہمیت کو اس کے شایانِ شان نہیں سمجھا گیا۔ خدا کی مرضی یہ تھی کہ اُس کی قوم آج جس مقام پر ہے اس سے کہیں آگے ہوتی۔ لیکن اب جب کہ عمل میں آنے کا وقت پہنچ گیا ہے، انہیں ابھی تیاری کرنی ہے۔ جب قومی اصلاح پسندوں نے مذہبی آزادی کو محدود کرنے کے اقدامات پر زور دینا شروع کیا، تو ہمارے سرکردہ رہنماؤں کو صورتِ حال سے باخبر ہونا چاہیے تھا اور ان کوششوں کا سدباب کرنے کے لیے سنجیدگی سے محنت کرنی چاہیے تھی۔ یہ خدا کی

منشا میں نہیں کہ ہمارے لوگوں سے روشنی روک لی گئی ہو—وہی حاضرہ حق جس کی انہیں اس وقت ضرورت تھی۔ تیسرے فرشتے کا پیغام سنانے والے ہمارے مبلغین میں سے سب کے سب واقعی یہ نہیں سمجھتے کہ اس پیغام کی اصل حقیقت کیا ہے۔ قومی اصلاحی تحریک کو بعض نے اتنی کم اہمیت دی ہے کہ انہوں نے اسے زیادہ توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا، بلکہ یہاں تک محسوس کیا کہ ایسا کرنے سے وہ تیسرے فرشتے کے پیغام سے الگ مسائل پر وقت صرف کریں گے۔ خداوند ہمارے بھائیوں کو اس وقت کے اسی پیغام کی ایسی تعبیر کرنے پر معاف کرے۔

لوگوں کو موجودہ دور کے خطرات کے بارے میں بیدار کرنا ضروری ہے۔ نگہبان سو رہے ہیں۔ برسوں پیچھے رہ گئے ہیں۔ سرکردہ نگہبانوں کو چاہیے کہ وہ خود پر نظر رکھنے کی فوری ضرورت محسوس کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں خطرات کو دیکھنے کے جو مواقع دیے گئے ہیں وہ ضائع ہو جائیں۔

اگر ہماری کانفرنسوں کے سرکردہ افراد اب خدا کی طرف سے بھیجا ہوا پیغام قبول نہ کریں، اور عملی اقدام کے لیے صف بستہ نہ ہو جائیں، تو کلیسیاؤں کو بڑا نقصان پہنچے گا۔ جب نگہبان تلوار کو آتے دیکھ کر نرسنگا میں واضح آواز پھونکتا ہے، تو صف در صف لوگ اس انتباہ کی صدا کو دہراتے جائیں گے، اور سب کو معرکے کی تیاری کا موقع ملے گا۔ لیکن اکثر قائد ہچکچاہٹ میں کھڑا رہ جاتا ہے، گویا یوں کہتا ہے: 'ہمیں بہت زیادہ عجلت نہیں کرنی چاہیے۔ ممکن ہے کوئی غلطی ہو۔ ہمیں یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ کہیں غلط طور پر خطرے کی گھنٹی نہ بجادیں۔' اسی کی یہ ہچکچاہٹ اور غیر یقینیت گویا پکار رہی ہے: 'امن و سلامتی۔ جوش میں نہ آؤ۔ گھبراؤ نہیں۔ اس مذہبی ترمیم کے مسئلے کو ضرورت سے کہیں زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ سب ہنگامہ خود ہی ٹھنڈا پڑ جائے گا۔' یوں وہ عملاً خدا کی طرف سے بھیجے گئے پیغام کا انکار کرتا ہے، اور وہ تنبیہ جو کلیسیاؤں کو ابھارنے کے لیے تھی اپنا کام کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ نگہبان کا نرسنگا کوئی واضح آواز نہیں دیتا، اور لوگ جنگ کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ نگہبان ہوشیار رہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی ہچکچاہٹ اور تاخیر کے سبب جانیں ہلاکت کے لیے چھوڑ دی جائیں، اور ان کے خون کا مطالبہ اس کے ہاتھ سے کیا جائے۔

ہم کئی برسوں سے اپنے ملک میں اتوار کے قانون کے نافذ ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؛ اور اب جب کہ یہ تحریک ہمارے بالکل سامنے آ پہنچی ہے، ہم پوچھتے ہیں: کیا ہمارے لوگ اس معاملے میں اپنا فرض ادا کریں گے؟ کیا ہم علم بلند کرنے اور ان لوگوں کو صف اول میں لانے میں مدد نہیں کر سکتے جو اپنے مذہبی حقوق اور مراعات کا پاس رکھتے ہیں؟ وہ وقت تیزی سے قریب آ رہا ہے جب جو لوگ انسان کی بجائے خدا کی اطاعت کو اختیار کریں گے، انہیں ظلم و جبر کا ہاتھ محسوس کرایا جائے گا۔ کیا پھر ہم خاموش رہ کر، جب اس کے مقدس احکام کو پاؤں تلے روندنا جا رہا ہو، خدا کی توہین کریں؟

جبکہ پروٹسٹنٹ دنیا اپنے طرز عمل سے روم کو رعایتیں دے رہی ہے، آئیے ہم بیدار ہوں تاکہ صورت حال کو سمجھیں اور اپنے سامنے موجود معرکے کو اس کے حقیقی تناظر میں دیکھیں۔ اب نگہبان اپنی آواز بلند کریں اور وہ پیغام دیں جو اس زمانے کے لیے موجودہ صداقت ہے۔ آئیے لوگوں کو دکھائیں کہ ہم نبوتی تاریخ میں کہاں کھڑے ہیں اور حقیقی پروٹسٹنٹیت کی روح کو بیدار کرنے کی کوشش کریں، تاکہ دنیا کو اس مذہبی آزادی کی مراعات کی قدر کا احساس دلایا جائے جن سے وہ طویل عرصے سے لطف اندوز ہوتی آئی ہے۔

خدا ہمیں بیدار ہونے کے لیے پکارتا ہے، کیونکہ انجام قریب ہے۔ ہر گزرتا ہوا گھنٹہ آسمانی درباروں میں سرگرمی کا ہوتا ہے تاکہ زمین پر ایک قوم کو تیار کیا جائے جو ان عظیم مناظر میں اپنا کردار ادا کرے جو جلد ہی ہم پر کھلنے والے ہیں۔ یہ گزرتے ہوئے لمحات، جو ہمیں نہایت کم وقعت کے معلوم ہوتے ہیں، ابدی مفادات کے لحاظ سے بہت وزنی ہیں۔ وہ روحوں کی تقدیر کو ابدی زندگی یا ابدی موت کے لیے ڈھال رہے ہیں۔ آج جو الفاظ ہم لوگوں کے کانوں میں کہتے ہیں، جو اعمال ہم کر رہے ہیں،

اور وہ روح جس کے ساتھ ہم پیغام اٹھائے ہوئے ہیں، وہ یا تو زندگی کے لیے زندگی کی خوشبو ہوں گے یا موت کے لیے موت کی بو۔

"میرے بھائیو، کیا آپ کو احساس ہے کہ آپ کی اپنی نجات، نیز دوسری جانوں کی تقدیر، اس تیاری پر منحصر ہے جو آپ ابھی ہمارے سامنے آنے والی آزمائش کے لیے کرتے ہیں؟ کیا آپ کے پاس وہ جوش کی شدت، وہ تقویٰ اور اخلاص ہے جو آپ کو اس وقت ثابت قدم رکھ سکے جب آپ کے خلاف مخالفت کھڑی کی جائے؟ اگر خدا نے کبھی مجھ سے کلام کیا ہے، تو وقت اُٹے گا جب آپ کو مجالس کے سامنے لایا جائے گا، اور سچائی کے ہر اس موقف پر جسے آپ تھامے ہوئے ہیں سختی سے تنقید کی جائے گی۔ وہ وقت جسے اب بہت سے لوگ ضائع ہونے دے رہے ہیں، اسے اس ذمہ داری کے لیے وقف کیا جانا چاہیے جو خدا نے ہمیں دی ہے کہ آنے والے بحران کی تیاری کریں۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 714-716.